OPEN ACCESS
Al-Tansheet
﴾*Journal of Islamic Studies*﴿
ISSN (print): 2959-4367
ISSN (online): 2959-1473
www.altansheet.com

Al-Tansheet
Vol.:3, Issue:1 , Jan -June 2024 PP: 01-26

قرآن کریم کا ریاضیاتی تصور: قرآنی آیات کی روشنی میں بنیادی عددی اور ریاضیاتی تصورات کا تعارفی جائزہ

Mathematical Concept Of Al Qurān Al Karīm: An Introductory Review Of Basic Numerical And Mathematical Concepts In Light Of Qurānic Verses

Published: 18-02-2024
Accepted: 10-02-2024
Received: 10-01-2024

Dr. Abdur Rahim
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, Govt P.G Jahanzeb College Swat
Email: abdurrahimswati75@gmail.com

Sana Gul
BS Student, Department of Islamic Studies, Govt P.G Jahanzeb College Swat
Email: hurrasheed00@gmail.com

Dr. Arsala Khan
Chairman, Department of Islamic Studies, Govt P.G Jahanzeb College Swat
Email: arsalaswat@yahoo.com

Abstract

The intertwining of mathematics and religion has been a subject of fascination and inquiry for scholars throughout history. In this paper, we embark on an introductory exploration of the mathematical concepts embedded within the verses of the Qurān al Karīm, the holy book of Islam. Through a meticulous review of Qurānic verses, we aim to elucidate the fundamental principles of numbers and mathematics as depicted in the sacred text. This paper scrutinizes verses that allude to numerical patterns, proportions, and geometrical constructs, discerning insights into the divine order inherent in the universe. Through a critical analysis of select passages, the paper uncovers the profound mathematical symbolism that underpins Qurānic teachings, shedding light on the intricate relationship between mathematics and spirituality. Furthermore, this paper serves as an introductory exposition, laying the groundwork for future research endeavors into the profound intersections between mathematics and religious scripture. By elucidating the mathematical concepts embedded within Qurānic verses, we hope to foster a deeper understanding of the spiritual dimensions of mathematics and the timeless wisdom enshrined in the Qurān.

Keywords: *Mathematics, Numerical Concepts, Spirituality, Divine Order, Symbolism, Unity, Coherence, Religious Scripture.*

CC BY

تمہید

قرآن حکیم اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کی جانے والی کتب مقدسہ میں سے سب سے آخری کتاب ہے جو انس و جن کی ہدایت و رہنمائی کے لیے تقریباً تئیس (23) سال کے عرصہ میں نبی کریم ﷺ پر نازل کی گئی ہے۔ قرآن حکیم اللہ تعالیٰ کی وہ لاریب کتاب ہے جس کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے خود لیا ہے۔ اس کتاب کو اللہ تعالیٰ نے ہماری لیے زندگی کا سرمایہ اور مکمل ضابطہ حیات بنا کر بھیجا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ دنیا کی واحد آسمانی کتاب ہے جو انسانوں کو دنیا اور آخرت دونوں کے بارے میں مکمل رہنمائی فراہم کرتی ہے۔ اس عظیم الشان کتاب کو جس طرح اللہ نے مکمل نظام حیات کے طور پر نازل فرمایا اسی طرح اس کتاب نے تاریخِ انسانی میں بھی انقلاب بھرپا کیا۔ قرآن کریم کو اللہ تعالیٰ نے قیامت تک ذریعہ ہدایت قرار دیا ہے اور یہی وجہ ہے کہ ڈیڑھ ہزار سال کا عرصہ گزرنے کے باوجود یہ آج بھی اپنی اصل زبان اور حالت میں محفوظ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خود یہ گواہی دیے کر ارشاد فرمایا ہے:

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ([1])

"حقیقت یہ ہے کہ یہ ذکر (یعنی قرآن) ہم نے ہی اتارا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں"

اگرچہ قرآن کریم ایک الہامی اور مبنی بروحی کتاب ہے اور سائنس یا کسی اور دنیوی علم کی کتاب نہیں لیکن پھر بھی کتاب ہدایت ہونے کے ناطے یہ ان تمام علوم وفنون کا ماخذ ہے جن کا انسان کو ضرورت ہے۔ اور اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ علمائے اسلام نے تمام علوم کی انواع و اقسام سب قرآن حکیم سے ہی اخذ کی ہیں۔ قرآن حکیم کی بدولت جدید سائنس نے بھی ترقی کی ہے۔ دراصل اسلام اور جدید سائنس کی آپس میں موافقت بہت ذیادہ ہے اور اس کے کئی شواہد موجود ہیں۔ سائنس قرآن کا تابع ہے یہ وجہ ہے قرآن حکیم علمِ حیاتیات، علمِ طبیعات، علمِ فلکیات اور علمِ ریاضی جیسے سائنسی علوم کے لیے بنیاد فراہم کرتا ہے۔ ۔ درحقیقت قرآنی علوم کی کوئی انتہا نہیں ہے۔ قرآن حکیم جن علوم کا احاطہ کرتا ہے ان میں ایک علم علمِ ریاضی بھی ہے۔ قرآن حکیم میں علمِ ریاضی کے اعداد اور اس کے بنیادی تصورات کا ذکر جا بجا موجود ہے۔ مثلاً جمع، منفی، ضرب اور تقسیم جو زیر نظر تحقیق کا بنیادی موضوع ہے۔

علمِ ریاضی کا تعارف:

انسانی ترقی کی بنیاد علم ریاضی اور حساب میں انسانی ذہن کی ارتقاء کی مرہون منت ہے۔ ریاضی کو دیگر علمی مضامین میں سے سب سے اہم مضمون کی حیثیت حاصل ہے یہ ایسا مضمون ہے جو دماغ کی سرگرمی اور طاقت کو بڑھانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے، اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ریاضی کے مسائل جو کہ زیادہ تر جمع، تفریق، تقسیم یا ضرب، اور وغیرہ جیسے دیگر پیچیدہ مسائل پر محیط ہوتے ہیں جو ذہن کی نشوونما کا سبب بنتے ہیں اورزندگی کے بہت سے معاملات کو حل کرنے کے لیے انسان کے دماغ میں اور اس کی سوچ میں وسعت پیدا ہو جاتی ہے اس کے علاوہ یہ دماغ اور ذہانت بڑھانے میں بھی مدد و معاون ہے۔

بنیادی طور پر علم ریاضی ایک سائنس ہے جس میں لکیروں، طول و عرض، مختلف چیزوں کی سطح، زاویوں، مقداروں، یا طبعی مقداروں کی خصوصیات، پیمائش، یا تشخیص، اور ان کے ایک دوسرے سے تعلق کے لحاظ سے ان پر بحث کی جاتی

ہے۔ ([2]) انگریزی زبان میں علم ریاضی کے لیے (Mathematics) کا نام استعمال ہوتا ہے، جس کی تعریف انگریزی میں یوں بیان کی گئی ہے کہ:

> *"Mathematics is the study of pattern and structure. Mathematics is fundamental to the physical and biological science, engineering and information technology, to economics and increasingly to the social science."* ([3])

"ریاضی ساخت اور خاکہ یا نمونہ کے مطالعے کا نام ہے۔ یہ جسمانی، نباتاتی وحیاتیاتی انجینئرنگ، انفارمیشن ٹیکنالوجی، معاشیات اور معاشرتی علوم کے لیے بنیاد ہے"

ریاضی کی اہمیت اور استعمال:

دور جدید جو کہ سائنس اور ٹیکنالوجی کا دور کہلایا جاتا ہے اور آج کی ترقی اسی سائنس و ٹیکنالوجی کی بدولت ہے۔ جب کہ حقیقت یہ ہے ان دونوں کا مطالعہ علم ریاضی کے بغیر ناممکن ہے۔ کیوں کہ سائنس اور ٹیکنالوجی کے پیچیدہ مسائل کا تجزیہ اور حل کرنا سائنسدان انجینئرز حضرات اسی علم کے ذریعے سے کرتے ہیں۔ اسے طرح معاشیات اور مالیات میں بھی علم ریاضی کا کردار بنیادی ہے کیوں کہ ریاضی ہی کی وجہ سے مارکیٹ کے رجحانات، سرمایہ کاری کے لیے نئی اور جامع حکمت عملی کی ترتیب اور مختلف مالیاتی امور ترتیب دیئے جاتے ہیں۔ ریاضی انسان کے آس پاس کئی شکلوں اور صورتوں میں موجود ہے۔ دن کے اوائل میں اٹھنے سے لے کر الارم بجنے تک، گھڑی پر وقت دیکھنے، کیلنڈر پر تاریخ معلوم کرنے، فون اٹھانے، کچن میں کھانا تیار کرتے وقت مختلف اجزاء کی مقدار معلوم کرنے، پیسوں کے گننے یا انتظام کرنے، سفر کرنے، مختلف کھیلوں میں یا امتحانات میں اسکور اور نمبر حاصل کرنے، تقریباً زندگی کے ہر اگلے لمحے میں انسان اپنے دماغ سے سادہ حساب لگاتا رہتا ہے۔ اور یقیناً یہ سب کچھ ایسے تمام مواقع پر ریاضی کا استعمال سوچے سمجھے بغیر ہی غیر شعوری طور پر کیا جاتا ہے۔"([4])

ریاضی کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ یہ تمام علوم کے لیے بنیاد کی حیثیت رکھتا ہے اور دیگر علوم پر اس کا اثر بڑا گہرا ہے۔ عصر عاصر میں سائنس اور ٹیکنالوجی کے میدان میں ہونے والی ترقی علم ریاضی کی مرہون منت ہے۔ ریاضی ہے کے ذریعے سائنس دان اور انجینئرز پیش آمدہ مسائل، تجزیات اور مشکلات کو حل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کیلکولس (Calculus) جو کہ ریاضی کا ایک اہم شعبہ ہے اس کے ذریعے سے طبعیات انجینئرنگ کے مختلف مسائل کو حل کرنے میں مدد ملتی ہے۔

مالیات اور معاشیات میں بھی علم ریاضی اور علم الاعداد کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ اسی طرح صنعت و حرفت میں بھی علم ریاضی کی حیثیت مسلم ہے۔ اس کے علاوہ طبی ترقی کے لیے بھی یہ علم ضروری ہے۔ اور طب کے شعبہ سے وابستہ ماہرین کو بھی مختلف پیچیدہ حیاتیاتی نظاموں کو سمجھنے کے لیے ریاضی کا سہارا لینا پڑتا ہے۔

الغرض ریاضی کی حیثیت دور جدید کی ترقی میں مسلم ہے اور دور حاضر میں زندگی کے مختلف شعبوں کے لیے اس علم کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ یہ علم تنقیدی سوچ اور پیشہ ورانہ ترقی کے مواقع فراہم کرنے کا ایک اہم ذریعہ ہے۔

معاشرے کی ترقی میں ریاضی کے فوائد:

"ریاضی کا انسانی معاشرے اور انسانی دماغ کی ترقی میں بہت بڑا کردار ہے۔ یہ انسان کی قوت استدلال کو فروغ دیتا ہے اور تجزیاتی سوچ رکھنے میں انسان کی مدد کرتا ہے، یہ انسانی ذہن کو تیز کرتا ہے۔ اس کے علاوہ ریاضی کے کچھ دیگر فوائد درج ذیل ہیں۔

ریاضی تجزیاتی سوچ رکھنے میں انسان کی مدد کرتا ہے۔

ریاضی حکمت کو فروغ دیتا ہے۔

ریاضی انسانی ذہن کو تیز کرتی ہے۔([5])

حساب اور ریاضی وہ علم ہے جو تمام دینی علوم بالخصوص قرآن کریم، حدیث نبوی اور فقہ اسلامی کا خادم ہے۔ علوم اسلامیہ سے پورا استفادہ کرنے کے لیے اکثر وبیشتر اس علم کی ضرورت پڑتی ہے۔ قرآن کریم پوری انسانیت کے لیے اللہ کی جانب سے سرچشمۂ ہدایت ہے۔ اس لیے اس کتاب میں اللہ تعالیٰ نے ان تمام علوم کی نشاندہی فرمائی ہے جن کے ساتھ انسان کا واسطہ ہے۔ انسان نے جن حقائق تک رسائی بیسویں صدی یا اس کے اواخر میں حاصل کی قرآن کریم نے چودہ سو سال قبل ان حقائق سے پردہ اٹھایا۔ قرآن کریم نے جس طرح دیگر علوم سے متعلق مختلف حقائق کا ذکر فرمایا ہے اسی طرح حساب اور ریاضی سے متعلق بعض بنیادی تصورات بھی قرآن کریم میں موجود ہیں۔

قرآن مجید میں مذکور اعداد:

قرآن مجید میں عدد ایک (1) اور اس کے متعلقات کا تذکرہ:

ایک کے لیے عربی میں "واحد" کا لفظ مستعمل ہے جو "وَحُدَ" سے اسم فاعل ہے۔ جس کے معانی ایک ہونے، اکیلا ہونے یکتا ہونے اور لاثانی ہونے کے ہیں۔ اس کا مونث "واحدۃ" آتا ہے جب کہ اس کا تثنیہ واحدان اور جمع واحدون آتی ہے۔ اس لفظ کا استعمال احد کے معانی میں یکتائی اور لاثانی کے معانی میں ہوتا ہے جس کا تثنیہ اور جمع نہیں آسکتا اور اس معنی کے لحاظ سے یہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی صفت واقع نہیں ہو سکتا۔([6])

المعجم الوسیط میں "واحد" کی تعریف یوں کی گئی ہے کہ:

"من صفات الله تعالى معناه أنه لا ثاني له ذو الوحدانية والتوحد وأول عدد الحساب وقد يثنى" ([7])

"یہ اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ایک صفت ہے جس کا کوئی ثانی نہیں اور وہ اکیلا و یکتا ہے، اور یہ حساب میں پہلا عدد بھی ہے جس کا تثنیہ آسکتا ہے۔"

قرآن کریم میں "وحدہ" یعنی ہائے ضمیر کے ساتھ یہ لفظ چھ مرتبہ ذکر ہوا ہے۔ جب کہ "واحد" کے لفظ کے ساتھ قرآن کریم میں یہ 30 مرتبہ مذکور ہے۔ اسی طرح (واحدۃ) تائے تانیث کے ساتھ یہ لفظ قرآن کریم میں اکتیس (31) مرتبہ آیا ہے۔ ([8])

قرآن کریم میں اس عدد اور اس کے متعلقات کا جو تذکرہ ہوا ہے یہاں اس کی ایک ایک مثال پیش کی جاتی ہے۔

وحدہ کی مثال:

وَإِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي ٱلْقُرْءَانِ وَحْدَهُۥ وَلَّوْاْ عَلَىٰٓ أَدْبَٰرِهِمْ نُفُورًا ([9])

"جب تم قرآن میں تنہا اپنے رب کا ذکر کرتے ہو تو یہ لوگ نفرت کے عالم میں پیٹھ پھیر کر چل دیتے ہیں"

واحد کی مثال:

إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَٰحِدٌ فَٱلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِٱلْءَاخِرَةِ قُلُوبُهُم مُّنكِرَةٌ وَهُم مُّسْتَكْبِرُونَ([10])

"تمہارا معبود تو بس ایک ہی الٰہ ہے۔ لہٰذا جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے، ان کے دل میں انکار پیوست ہو گیا ہے، اور وہ گھمنڈ میں مبتلا ہیں"

لَّا تَدْعُواْ ٱلْيَوْمَ ثُبُورًا وَٰحِدًا وَٱدْعُواْ ثُبُورًا كَثِيرًا([11])

"آج تم موت کو صرف ایک بار نہ پکارو، بلکہ بار بار موت کو پکارتے ہی رہو"

واحدۃ کی مثال:

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ ٱتَّقُواْ رَبَّكُمُ ٱلَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَٰحِدَةٍ ([12])

"اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تمھیں ایک جان سے پیدا کیا"

قرآن مجید میں عدد دو(2) اور اس کے متعلقات کا ذکر:

عربی زبان میں دو کے عدد کے لیے اثنان یا اثنین کی اصطلاح مستعمل ہے۔ جو کہ ثنی کے مادہ سے مذکر کے لیے اسم عدد ہے اور اس کی مونث اثنتان یا اثنتین آتی ہے۔ ہفتے کے دنوں میں سوموار (پیر) کے دن کے لیے بھی یوم الاثنین کا نام استعمال ہوتا ہے۔ ([13]) عربی زبان میں مادہ ثنی کا استعمال دوہرا کرنے، ایک کام کے ساتھ دوسرا کام ملانے، دہرانے اور دو حرفوں والا ہونے کے معانی میں ہوتا ہے۔ اور اثنین یا اثنان کے معانی دو کے ہیں۔([14])

قرآن کریم میں یہ عدد اثنا، اثنتا، اثنی، اثنتی، مثنی، اثنان ، اثنتان، اثنین اور اثنتین کی صورتوں میں ہوا ہے۔ اثنا، اثنان اثنی اور اثنتی کا استعمال بطور عدد قرآن کریم میں صرف ایک ایک مقام پر ذکر ہوئے ہیں۔ جب کہ اثنین قرآن کریم میں دس (10) مقامات پر مذکور ہے۔ اس کے علاوہ اثنتا دو مرتبہ اثنتین چار مرتبہ اور مثنی تین تین مرتبہ ذکر ہوئے ہیں۔([15]) ذیل میں قرآن کریم میں ذکر شدہ ان الفاظ کی ایک ایک مثال دی جاتی ہے۔

إِنَّ عِدَّةَ ٱلشُّهُورِ عِندَ ٱللَّهِ ٱثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَٰبِ ٱللَّهِ ([16])

"حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے نزدیک مہینوں کی تعداد بارہ مہینے ہے۔"

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ شَهَٰدَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ ٱلْمَوْتُ حِينَ ٱلْوَصِيَّةِ ٱثْنَانِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنكُمْ ([17])

"اے ایمان والو! جب تم میں سے کوئی مرنے کے قریب ہو تو وصیت کرتے وقت آپس کے معاملات طے کرنے کے لیے

گواہ بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ تم میں سے دو دیانت دار آدمی ہوں۔"

إِلَّا تَنصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ ٱللَّهُ إِذْ أَخْرَجَهُ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ ثَانِيَ ٱثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي ٱلْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَٰحِبِهِۦ لَا تَحْزَنْ إِنَّ ٱللَّهَ مَعَنَا ([18])

"اگر تم ان کی (یعنی نبی کریم ﷺ کی) مدد نہیں کروگے تو (ان کا کوئی نقصان نہیں کیوں کہ) اللہ ان کی مدد اس وقت کر چکا ہے جب کافر لوگوں نے انھیں ایسے وقت میں مکہ سے نکالا تھا جب وہ دو آدمیوں میں سے دوسرے تھے۔"

وَإِذِ ٱسْتَسْقَىٰ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِۦ فَقُلْنَا ٱضْرِب بِّعَصَاكَ ٱلْحَجَرَ فَٱنفَجَرَتْ مِنْهُ ٱثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ([19])

"جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لیے پانی مانگا تو ہم نے کہا: اپنی لاٹھی پتھر پر مارو چناں چہ اس پتھر سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے۔"

وَقَطَّعْنَٰهُمُ ٱثْنَتَيْ عَشْرَةَ أَسْبَاطًا أُمَمًا ([20])

"اور ہم نے ان کو (یعنی بنی اسرائیل کو) بارہ خاندانوں میں اس طرح تقسیم کر دیا تھا کہ وہ الگ الگ (انتظامی) جماعتوں کی صورت اختیار کر گئے تھے"

قَالُواْ رَبَّنَآ أَمَتَّنَا ٱثْنَتَيْنِ وَأَحْيَيْتَنَا ٱثْنَتَيْنِ فَٱعْتَرَفْنَا بِذُنُوبِنَا فَهَلْ إِلَىٰ خُرُوجٍ مِّن سَبِيلٍ([21])

"وہ کہیں گے کہ: اے ہمارے پروردگار! تو نے ہمیں دو مرتبہ موت دی اور دو مرتبہ زندگی دی، اب ہم اپنی گناہوں کا اعتراف کرتے ہیں تو کیا ہمارے لیے (دوزخ سے) نکلنے کا کوئی راستہ ہے؟"

قُلْ إِنَّمَآ أَعِظُكُم بِوَٰحِدَةٍ أَن تَقُومُواْ لِلَّهِ مَثْنَىٰ وَفُرَٰدَىٰ ثُمَّ تَتَفَكَّرُواْ ([22])

"ان سے کہو: میں تمھیں صرف ایک بات کی نصیحت کرتا ہوں اور وہ یہ کہ تم چاہے دو دو مل کر اور چاہے اکیلے اکیلے اللہ کی خاطر اٹھ کھڑے ہو"

قرآن مجید میں تین (3) کے عدد کا تصور:

تین کے عدد کے لیے عربی میں ثلاث اور ثلاثۃ کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں جو مادہ ثلث سے مفرد اور اسم عدد ہے۔ جو دو سے اوپر اور چار سے کم عدد کے لیے بولا جاتا ہے۔ یہ عدد ترکیب نحوی اور عطف کی وجہ سے تذکیر و تانیث اور مفرد و جمع کی صورت میں اپنے معدود کی مخالفت کرتا ہے۔ مثلاً: ثلاث طالبات– ثلاثۃ طلاب ([23]) قرآن کریم میں تین کے عدد کے لیے ثلاث ثاء کے فتحہ کے ساتھ، ثلاثۃ تائے تانیث کے ساتھ اور ثُلاث ثاء کے ضمہ کے ساتھ مختلف مقامات پر اس کا ذکر ہوا ہے۔ ثاء کے فتحہ کے ساتھ بہ صیغۂ "ثَلاث" یہ لفظ چھ (6) مرتبہ ذکر ہوا ہے۔ ([24]) مثلا:

قَالَ ءَايَتُكَ أَلَّا تُكَلِّمَ ٱلنَّاسَ ثَلَٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا ([25])

"فرمایا: تمھاری نشانی یہ ہے کہ تم صحت مند ہونے کے باوجود تین رات تک لوگوں سے بات نہیں کر سکوگے"

ثلاثۃ کے صیغہ کے ساتھ یہ لفظ قرآن کریم میں تیرہ (13) مرتبہ ذکر ہوا ہے۔ ([26]) مثلاً ایک مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَـَٔامِنُواْ بِٱللَّهِ وَرُسُلِهِۦۖ وَلَا تَقُولُواْ ثَلَٰثَةٌۚ ٱنتَهُواْ خَيۡرٗا لَّكُمۡۚ إِنَّمَا ٱللَّهُ إِلَٰهٞ وَٰحِدٞۖ سُبۡحَٰنَهُۥٓ أَن يَكُونَ لَهُۥ وَلَدٞ ([27])

"اے نصاریٰ ! اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور یہ مت کہو کہ (خدا) تین ہیں۔ اس بات سے باز آجاؤ کہ اسی میں تمھاری بہتری ہے۔ اللہ تو ایک ہی معبود ہے وہ اس بات سے بالکل پاک ہے کہ اس کا کوئی بیٹا ہو۔"

جب کہ "ثُلٰث" کے صیغہ کے ساتھ یہ لفظ صرف دو مرتبہ آیا ہے۔([28]) مثلاً:

ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ فَاطِرِ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضِ جَاعِلِ ٱلۡمَلَٰٓئِكَةِ رُسُلًا أُوْلِيٓ أَجۡنِحَةٖ مَّثۡنَىٰ وَثُلَٰثَ وَرُبَٰعَ ([29])

"تمام تر تعریف اللہ کی ہے جو اسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے ولا ہے، جس نے ان فرشتوں کو پیغام لے جانے کے لیے مقرر کیا، جو دو دو، تین تین اور چار چار پروں والے ہیں۔"

قرآن مجید میں چار (4) کے عدد کا تذکرہ:

چار کے عدد کو عربی میں اربع یا اربعة کہا جاتا ہے۔ یہ مادہ اربع یربع ارباعا ([30]) سے چار کے عدد کے لیے متعین اور معروف ہے۔ اربعة مذکر عدد کے لیے جب کہ اربع مونث عدد کے لیے بولا جاتا ہے۔ ([31]) قرآن کریم میں اس عدد اور اس کے متعلقات کا مختلف مقامات پر ذکر آیا ہے۔ مثلاً: الرُبع، رُباع، اربع اور اربعة وغیرہ۔ الرُبع اور رُباع کا لفظ قرآن کریم میں دو دو مرتبہ، اربع تین مرتبہ اور اربعة نو مرتبہ ذکر ہوا ہے۔ بہ طور نمونہ یہاں ہر ایک کی ایک ایک مثال نقل کی جاتی ہے۔

وَلَهُنَّ ٱلرُّبُعُ مِمَّا تَرَكۡتُمۡ إِن لَّمۡ يَكُن لَّكُمۡ وَلَدٞ([32])

"اور اگر تمہاری بیویوں کی اولاد ہو تو انھوں نے جو وصیت کی ہو اور قرض کی ادئیگی کے بعد تمھیں ان کے ترکے کا ایک چوتھائی حصہ ملے گا"

وَإِنۡ خِفۡتُمۡ أَلَّا تُقۡسِطُواْ فِي ٱلۡيَتَٰمَىٰ فَٱنكِحُواْ مَا طَابَ لَكُم مِّنَ ٱلنِّسَآءِ مَثۡنَىٰ وَثُلَٰثَ وَرُبَٰعَ ([33])

"اور اگر تمھیں اندیشہ ہو کہ تم یتیم لڑکیوں کے بارے میں انصاف نہیں کر سکو گے تو (ان سے نکاح کرنے کے بجائے) دوسری عورتوں میں سے کسی سے نکاح کر لو جو تمھیں پسند آئیں۔ دو دو سے، تین تین سے اور چار چار سے"

وَٱلَّذِينَ يَرۡمُونَ أَزۡوَٰجَهُمۡ وَلَمۡ يَكُن لَّهُمۡ شُهَدَآءُ إِلَّآ أَنفُسُهُمۡ فَشَهَٰدَةُ أَحَدِهِمۡ أَرۡبَعُ شَهَٰدَٰتِۭ بِٱللَّهِ إِنَّهُۥ لَمِنَ ٱلصَّٰدِقِينَ([34])

"اور جو لوگ اپنی بیویوں پر تہمت لگائیں اور خود اپنے سوا ان کے پاس کوئی اور گواہ نہ ہو تو ایسے کسی شخص کو جو گواہی دینی ہو گی وہ یہ ہے کہ وہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر یہ بیان دے کہ وہ (بیوی پر لگائے ہوئے الزام میں) یقینا سچا ہے"

لِّلَّذِينَ يُؤۡلُونَ مِن نِّسَآئِهِمۡ تَرَبُّصُ أَرۡبَعَةِ أَشۡهُرٖۖ فَإِن فَآءُو فَإِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٞ رَّحِيمٞ ([35])

"جو لوگ اپنی بیویوں سے ایلاء کرتے ہیں (یعنی ان کے پاس نہ جانے کی قسم کھا لیتے ہیں) ان کے لیے چار مہینے کی مہلت ہے چنانچہ اگر وہ (قسم توڑ کر) رجوع کر لیں تو بیشک اللہ بہت بخشنے والا، بڑا مہربان ہے"

قرآن مجید میں عدد (5) کا ذکر:

پانچ کے لیے عربی زبان میں خمس یا خمسة کا صیغہ مستعمل ہے جو ایک مفرد عدد (Prime Number) ہے اور چار سے اوپر اور چھ سے کم تعداد کے لیے متعین ہے۔ عطف، ترکیب نحوی اور افراد کی صورت میں کبھی کبھار تذکیر و تانیث میں اپنی معدود کی مخالف آتا ہے۔([36]) خمس یا خمسة کے معانی ہیں پانچ۔ خمّس جلیہ کی تشدید کے سات اس کے معنی ہیں پانچ رکن والا بنانا جب کہ عربی میں الخمس سے مراد پانچویں حصے کے ہیں۔([37]) قرآن کریم میں عدد پانچ کے عدد کا تذکرہ خمسة کے صیغہ کے ساتھ تین مرتبہ ہوا ہے۔([38])

وَيَقُولُونَ خَمۡسَةٞ سَادِسُهُمۡ كَلۡبُهُمۡ رَجۡمَۢا بِٱلۡغَيۡبِ ([39])

"اور کچھ کہیں گے کہ وہ (اصحاب کھف) پانچ تھے اور چھٹا ان کا کتا تھا۔ یہ صرف اٹکل کے تیر چلانے کی باتیں ہیں"

قرآن مجید میں عدد (6) کا تصور:

چھ کو عربی میں الستة یا ستة کہتے ہیں۔ جو پانچ اور سات کے درمیانی عدد ہے اور مذکر کے لیے بطور عدد استعمال ہوتا ہے۔ ([40])ستة تائے تانیث کے ساتھ یہ لفظ مذکر کے لیے جب کہ بغیر تائے تانیث کے ستّ مونث کے لیے مستعمل ہے۔([41]) ستة کا لفظ قرآن کریم میں سات (7) مرتبہ ذکر ہوا ہے۔ ([42])

إِنَّ رَبَّكُمُ ٱللَّهُ ٱلَّذِي خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٖ ثُمَّ ٱسۡتَوَىٰ عَلَى ٱلۡعَرۡشِۖ ([43])

"یقیناً تمہارا پروردگار وہ اللہ ہے جس نے سارے آسمان اور زمین چھ دن میں بنائے۔ پھر اس نے عرش پر استواء فرمایا۔"

اس کے علاوہ قرآن کریم میں یہ عدد سورہ یونس، ہود، فرقان، السجدہ، قاف اور سورۃ الحدید میں بھی ذکر ہوا ہے۔

قرآن مجید میں عدد سات (7) اور اس کے متعلقات کا تذکرہ:

سات کے لیے عربی اصطلاح سبع یا سبعة مستعمل ہے۔ جو کہ ایک معروف عدد ہے۔ عربی زبان میں سبعة تائے تانیث کے ساتھ مذکر کے لیے اور سبع بغیر تائے تانیث کے مونث کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً: سَبْع نِسوة وسبْعة رجال ([44]) قرآن کریم میں یہ عدد مرفوع حالت "سبعٌ" منصوب حالت "سبعاً" اور تائے تانیث کے ساتھ "سبعة" مختلف مقامات پر آیا ہے۔ مرفوع صورت "سبعٌ" میں یہ عدد قرآن کریم میں اٹھارہ (18) مقامات پر یہ لفظ ذکر کیا گیا ہے۔ جب کہ تائے تانیث کے ساتھ " سبعة" کا لفظ چار (4) مقامات پر اور منصوب حالت "سبعاً" میں دو مقامات پر ذکر ہوا ہے۔ مذکورہ تمام صورتوں کی ایک ایک مثال حسب ذیل ہے۔

مَّثَلُ ٱلَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمۡوَٰلَهُمۡ فِي سَبِيلِ ٱللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنۢبَتَتۡ سَبۡعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنۢبُلَةٖ مِّاْئَةُ حَبَّةٖۗ ()

"جو لوگ اللہ کے راستے میں اپنے مال خرچ کرتے ہیں ان کی مثال ایسی ہے جیسے ایک دانہ سات بالیں اگائیں (اور) ہر بال میں سو دانے ہوں۔"

وَبَنَيۡنَا فَوۡقَكُمۡ سَبۡعٗا شِدَادٗا ([45])

"اور ہم نے ہی تمھارے اوپر سات مضبوط وجود (آسمان) تعمیر کیے۔"

لَهَا سَبۡعَةُ أَبۡوَٰبٖ لِّكُلِّ بَابٖ مِّنۡهُمۡ جُزۡءٞ مَّقۡسُومٌ([46])

"اس کے سات دروازے ہیں۔ ہر دروازے (میں داخلے) کے لیے ان (دوزخیوں کا) ایک ایک گروہ بانٹ دیا گیا ہے"

قرآن مجید میں عدد آٹھ (8) کا تذکرہ:

عربی لفظ "ثمانية" کا استعمال عدد آٹھ کے لیے ہوتا ہے۔ یہ بھی ایک مفرد عدد (Prime number) ہے جو سات سے اوپر اور نو سے کم تعداد کے لیے متعین ہے۔ عطف، ترکیب نحوی اور افراد کی صورت میں کبھی کبھار تذکیر و تانیث میں اپنی معدود کے خلاف ذکر ہوتا ہے۔([47]) قرآن کریم میں یہ عدد بغیر تائے تانیث (ثمانی) صرف ایک مرتبہ اور تائے تانیث کے ساتھ (ثمانية) چار مقامات پر مذکور ہے۔([48])

قَالَ إِنِّيٓ أُرِيدُ أَنۡ أُنكِحَكَ إِحۡدَى ٱبۡنَتَيَّ هَٰتَيۡنِ عَلَىٰٓ أَن تَأۡجُرَنِي ثَمَٰنِيَ حِجَجٖ([49])

"انھوں نے کہا: میں چاہتا ہوں کہ اپنے دو لڑکیوں میں سے ایک سے تمھارا نکاح کر دوں، بشرطیکہ کہ تم آٹھ سال تک میرے ساتھ اجرت پر میرے پاس کام کرو۔"

خَلَقَكُم مِّن نَّفۡسٖ وَٰحِدَةٖ ثُمَّ جَعَلَ مِنۡهَا زَوۡجَهَا وَأَنزَلَ لَكُم مِّنَ ٱلۡأَنۡعَٰمِ ثَمَٰنِيَةَ أَزۡوَٰجٖ ([50])

"اس نے تم سب کو ایک شخص سے پیدا کیا پھر اسی سے اس کا جوڑ بنایا، اور تمہارے لیے مویشیوں میں سے آٹھ جوڑے پیدا کیے"

قرآن مجید میں عدد نو (9) اور اس کے متعلقات کا تذکرہ:

قرآن کریم نو کے عدد کے لیے "التسعة"، "تسع" اور منصوب حالت میں "تسعاً" کے الفاظ مستعمل ہے۔ قرآن کریم میں اس عدد کی یہ تینوں صورتیں کل چھ (6) مرتبہ ذکر ہوئے ہیں۔ لفظ "تسع" کے ساتھ تین مرتبہ، لفظ "تسعاً" کے ساتھ ایک مرتبہ جب کہ "تسعة" کے ساتھ دو مرتبہ آیا ہے۔([51]) مثلاً:

وَكَانَ فِي ٱلۡمَدِينَةِ تِسۡعَةُ رَهۡطٖ يُفۡسِدُونَ فِي ٱلۡأَرۡضِ وَلَا يُصۡلِحُونَ([52])

"اور شہر میں نو آدمی ایسے تھے جو زمین میں فساد مچاتے تھے، اور اصلاح کا کام نہیں کرتے تھے"

وَلَبِثُواْ فِي كَهۡفِهِمۡ ثَلَٰثَ مِاْئَةٖ سِنِينَ وَٱزۡدَادُواْ تِسۡعٗا ([53])

"اور وہ (اصحاب کہف) اپنے غار میں تین سو سال اور مزید نو سال (سوتے) رہے۔"

وَلَقَدۡ ءَاتَيۡنَا مُوسَىٰ تِسۡعَ ءَايَٰتِۭ بَيِّنَٰتٖ ([54])

"اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو نو کھلی نشانیاں دی تھیں۔"

قرآن مجید میں عدد دس (10) کا ذکر:

دس کے عدد کے لیے عربی میں عشرۃ یا عشر کے الفاظ وضع ہیں۔ عشرۃ مفرد ہے اور اس کی جمع عشرات آتی ہے۔ یہ اسم عدد ہے اور نو سے زیادہ جب کہ گیارہ سے کم تعداد پر دلالت کرتا ہے۔ یہ عدد تذکیر و تانیث میں کبھی اپنے معدود کے مخالف آتا ہے اور کبھی موافق۔ مثلاً: عَشْرَةُ رجال– عَشْرُ فتیات [55] قرآن کریم میں یہ عدد بہ لفظ "عشرُ" چار (4) مرتبہ، بہ لفظ "عشراً" تین (3) مرتبہ، بہ لفظ "عشرۃٌ اور عشرۃً" تین تین مرتبہ اور بہ لفظ "عشرَ" چار مرتبہ آیا ہے۔[56] قرآن کریم میں عدد دس کی مذکورہ صورتوں میں سے ہر ایک کی ایک ایک مثال حسب ذیل ہے۔

مَن جَآءَ بِٱلْحَسَنَةِ فَلَهُۥ عَشْرُ أَمْثَالِهَا[57]

"جو شخص کوئی نیکی لے کر آئے گا اس کے لیے اس جیسی دس نیکیوں کا ثواب ہے"

وَٱلَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَٰجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا[58]

"اور تم میں سے جو لوگ وفات پا جائیں اور بیویاں چھوڑ کر جائیں تو وہ بیویاں اپنے آپ کو چار مہینے اور دس دن انتظار میں رکھیں گی۔"

فَمَن لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَٰثَةِ أَيَّامٍ فِي ٱلْحَجِّ وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ [59]

"اگر کسی کے پاس اس کی طاقت نہ ہو تو وہ حج کے دنوں میں تین روزے رکھے اور سات (روزے) اس وقت جب تم (گھروں کو) لوٹ جاؤ۔ اس طرح یہ کل دس روزے ہوں گے"

قرآن مجید میں عدد گیارہ (11) کا ذکر:

گیارہ کے عدد کے لیے عربی میں "احد عشر" کی اصطلاح مقرر ہے۔ قرآن کریم میں یہ عدد صرف ایک مرتبہ سورۃ یوسف میں ذکر ہوا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِذْ قَالَ يُوسُفُ لِأَبِيهِ يَٰٓأَبَتِ إِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَٱلشَّمْسَ وَٱلْقَمَرَ رَأَيْتُهُمْ لِي سَٰجِدِينَ [60]

"(یہ اس وقت کی بات ہے) جب یوسف نے اپنے والد (یعقوبؑ) سے کہا تھا کہ: ابا جان! میں نے (خواب میں) گیارہ ستاروں اور سورج اور چاند کو دیکھا ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ یہ سب مجھے سجدہ کر رہے ہیں"

قرآن مجید میں عدد بارہ (12) کا تذکرہ:

قرآن کریم میں بارہ کے عدد کا تذکرہ "اثنا عشر" کے الفاظ کے ساتھ ایک مرتبہ، اثنتا عشرۃ" کے الفاظ کے ساتھ دو مرتبہ اور "اثنتی عشرۃ" کے الفاظ کے ساتھ ایک مرتبہ ہوا ہے۔ ذیل میں بطور نمونہ ہر ایک کی ایک ایک مثال ذکر کی جاتی ہے۔

إِنَّ عِدَّةَ ٱلشُّهُورِ عِندَ ٱللَّهِ ٱثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَٰبِ ٱللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ[61]

"حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے نزدیک مہینوں کی تعداد بارہ مہینے ہے۔ جو اللہ کی کتاب (یعنی لوح محفوظ) کے مطابق اس دن سے نافذ چلی آتی ہے جس دن اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تھا"

وَلَقَدۡ أَخَذَ ٱللَّهُ مِيثَٰقَ بَنِيٓ إِسۡرَٰٓءِيلَ وَبَعَثۡنَا مِنۡهُمُ ٱثۡنَيۡ عَشَرَ نَقِيبٗا([62])

"اور یقیناً ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا تھا اور ہم نے ان میں سے بارہ نگران مقرر کیے تھے"

وَإِذِ ٱسۡتَسۡقَىٰ مُوسَىٰ لِقَوۡمِهِۦ فَقُلۡنَا ٱضۡرِب بِّعَصَاكَ ٱلۡحَجَرَۖ فَٱنفَجَرَتۡ مِنۡهُ ٱثۡنَتَا عَشۡرَةَ عَيۡنٗا ([63])

"اور جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لیے پانی مانگا تو ہم نے کہا: اپنی لاٹھی پتھر پر مارو، چناں چہ اس (پتھر) سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے۔"

قرآن مجید میں عدد انیس (19) کا ذکر:

عربی میں انیس کو "تسعة عشر" کہتے ہیں۔ انیس کا عدد بھی قرآن کریم میں ایک مقام پر ذکر ہوا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: عَلَيۡهَا تِسۡعَةَ عَشَرَ ([64]) "اس پر انیس (کارندے) مقرر ہوں گے"

قرآن مجید میں عدد بیس (20) کا ذکر:

بیس کے عدد کا تذکرہ قرآن کریم میں "عشرون" کے لفظ کے ساتھ قرآن کریم میں صرف ایک مقام پر سورۃ الانفال میں ہوا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے:

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِيُّ حَرِّضِ ٱلۡمُؤۡمِنِينَ عَلَى ٱلۡقِتَالِۚ إِن يَكُن مِّنكُمۡ عِشۡرُونَ صَٰبِرُونَ يَغۡلِبُواْ مِاْئَتَيۡنِ ([65])

"اے نبی! مومنوں کو جنگ پر ابھارو۔ اگر تمہارے بیس آدمی ایسے ہوں گے جو ثابت قدم رہنے والے ہوں تو وہ دو سو پر غالب آجائیں گے۔"

قرآن مجید میں عدد تیس (30) کا ذکر:

قرآن کریم میں تیس کے عدد کا تذکرہ "ثلاثون" اور "ثلاثین" کے الفاظ کے ساتھ ایک ایک مرتبہ ہوا ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَوَصَّيۡنَا ٱلۡإِنسَٰنَ بِوَٰلِدَيۡهِ إِحۡسَٰنًاۖ حَمَلَتۡهُ أُمُّهُۥ كُرۡهٗا وَوَضَعَتۡهُ كُرۡهٗاۖ وَحَمۡلُهُۥ وَفِصَٰلُهُۥ ثَلَٰثُونَ شَهۡرًا ([66])

"اور ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے کا حکم دیا ہے اس کی ماں نے بڑی مشقت کے ساتھ اس کو (پیٹ میں) اٹھائے رکھا اور بڑی مشقت کے ساتھ اس کو جنا، اور اس کو اٹھائے رکھنے اور اس کے دودھ چھڑانے کی مدت تیس مہینے ہوتی ہے۔"

وَوَٰعَدۡنَا مُوسَىٰ ثَلَٰثِينَ لَيۡلَةٗ وَأَتۡمَمۡنَٰهَا بِعَشۡرٖ فَتَمَّ مِيقَٰتُ رَبِّهِۦٓ أَرۡبَعِينَ لَيۡلَةٗ ([67])

"اور ہم نے موسیٰ سے تیس راتوں کا وعدہ ٹھہرایا اور پھر دس راتیں مزید بڑھا کر ان کی تکمیل کی اور اس طرح ان کے رب کی ٹھہرائی ہوئی میعاد کل چالیس راتیں ہوگئی۔"

قرآن مجید میں چالیس (40) کے عدد کا ذکر:

عربی میں چالیس کے عدد کے لیے اربعون یا اربعین کی اصطلاح مقرر ہے۔ قرآن کریم میں یہ عدد چار مقامات (سورۃ

البقرۃ، سورۃ المائدۃ، سورۃ الاعراف اور سورۃ الاحقاف) پر آیا ہے۔

وَإِذْ وَٰعَدْنَا مُوسَىٰٓ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ثُمَّ ٱتَّخَذْتُمُ ٱلْعِجْلَ مِنۢ بَعْدِهِۦ وَأَنتُمْ ظَٰلِمُونَ ([68])

"اور (وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے موسیٰ سے چالیس راتوں کا وعدہ ٹھہرایا تھا پھر تم نے ان کے پیچھے (اپنی جانوں پر) ظلم کر کے بچھڑے کو معبود بنالیا"

قرآن مجید میں پچاس (50) کے عدد کا تذکرہ:

پچاس کو عربی میں خمسین یا خمسون کہتے ہیں۔ عدد خمسین قرآن کریم میں دو مقامات پر (سورۃ العنکبوت اور سورۃ المعارج) میں ذکر ہوا ہے۔ مثلا ایک مقام پر اس عدد کا تذکرہ کچھ یوں ہوا ہے:

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِۦ فَلَبِثَ فِيهِمْ أَلْفَ سَنَةٍ إِلَّا خَمْسِينَ عَامًا فَأَخَذَهُمُ ٱلطُّوفَانُ وَهُمْ ظَٰلِمُونَ([69])

"اور ہم نے نوح کو ان کی قوم کے پاس بھیجا تھا، چنانچہ پچاس کم ایک ہزار سال تک وہ ان کے درمیان رہے، پھر ان کو طوفان نے آپکڑا، اور وہ ظالم لوگ تھے"

قرآن مجید میں عدد ساٹھ (60) کا ذکر:

قرآن کریم میں سورۃ المجادلہ میں عدد ساٹھ کا تذکرہ "ستین" کی اصطلاح کے ساتھ ہوا ہے۔ جو ساٹھ کے عدد کے لیے عربی اصطلاح ہے۔ قرآن میں ساٹھ کا عدد صرف اسی ایک مقام پر ذکر ہوا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَمَن لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِن قَبْلِ أَن يَتَمَآسَّا ۖ فَمَن لَّمْ يَسْتَطِعْ فَإِطْعَامُ سِتِّينَ مِسْكِينًا ۚ ذَٰلِكَ لِتُؤْمِنُوا۟ بِٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ ۚ وَتِلْكَ حُدُودُ ٱللَّهِ ۗ وَلِلْكَٰفِرِينَ عَذَابٌ أَلِيمٌ ([70])

"پھر جس شخص کو غلام میسر نہ ہو، اس کے ذمے دو متواتر مہینوں کے روزے ہیں، قبل اس کے کہ وہ (میاں بیوی) ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں۔ پھر جس کو اس کی بھی استطاعت نہ ہو اس کے ذمے ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے۔ یہ اس لئے تا کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ، اور یہ اللہ کی مقرر کی ہوئی حدیں ہیں اور کافروں کے لیے دردناک عذاب ہے"

قرآن مجید میں عدد ستر (70) کا تذکرہ:

ستر (سبعین یا سبعون) کے عدد کا تذکرہ بھی قرآن کریم میں تین مقامات پر ہوا ہے۔ سورۃ الاعراف، سورہ التوبہ اور سورۃ الحاقۃ میں اس عدد کا تذکرہ ہوا ہے:

ثُمَّ فِي سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعًا فَٱسْلُكُوهُ([71])

"پھر اسے ایسی زنجیر میں پرو دو جس کی پیائش ستر ہاتھ کے برابر ہو"

قرآن مجید میں اسی(80) کے عدد کا ذکر:

عدد اسی "ثمانین" قرآن کریم میں صرف ایک مقام پر سورۃ النور میں ذکر ہوا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَٱلَّذِينَ يَرْمُونَ ٱلْمُحْصَنَٰتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا۟ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَٱجْلِدُوهُمْ ثَمَٰنِينَ جَلْدَةً ([72])

"اور جو لوگ پاک دامن عورتوں پر تہمت لگائیں، پھر چار گواہ لے کر نہ آئیں، توان کو اسی کوڑے لگاؤ اور ان کی گواہی کبھی قبول نہ کرو، اور وہ خود فاسق ہیں"

قرآن مجید میں عدد ننانوے(99)کا ذکر:

ننانوے(تسع وتسعین یاتسع وتسعون) کے عدد کا تذکرہ قرآن کریم میں یوں ہوا ہے۔

إِنَّ هَٰذَآ أَخِي لَهُۥ تِسۡعٌ وَتِسۡعُونَ نَعۡجَةٗ وَلِيَ نَعۡجَةٞ وَٰحِدَةٞ فَقَالَ أَكۡفِلۡنِيهَا وَعَزَّنِي فِي ٱلۡخِطَابِ([73])"

یہ میرا بھائی ہے، اسکے پاس ننانوے دنبیاں ہیں، اور میرے پاس ایک ہی دنبی ہے، اب یہ کہتا ہے کہ وہ بھی میرے حوالے کرو، اور اس نے زور بیان سے مجھے دبا لیا ہے"

قرآن مجید میں سو(100)کے عدد کا ذکر:

عربی زبان میں اس کے لیے ""مائة"کا لفظ مستعمل ہے جو مفرد اور اسم ہے اور سو(100) کے لیے مخصوص ہے۔ اس کی جمع "مئات ومئون" ہے۔([74]) یہ عدد قرآن کریم میں آٹھ مرتبہ ذکر ہوا ہے۔ مثلاً:

فَأَمَاتَهُ ٱللَّهُ مِاْئَةَ عَامٖ ثُمَّ بَعَثَهُۥۖ قَالَ كَمۡ لَبِثۡتَۖ قَالَ لَبِثۡتُ يَوۡمًا أَوۡ بَعۡضَ يَوۡمٖۖ قَالَ بَل لَّبِثۡتَ مِاْئَةَ عَامٖ فَٱنظُرۡ إِلَىٰ طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمۡ يَتَسَنَّهۡ ([75])

"پھر اللہ نے اس کو سو سال تک کے لیے موت دی، اور اس کے بعد زندہ کر دیا۔ (اور پھر) پوچھا کہ تم کتنے عرصے تک (اس حالت میں) رہے ہو؟ اس نے کہا: ایک دن یا ایک دن کا کچھ حصہ۔ اللہ نے کہا: نہیں بلکہ تم سو سال اسی طرح رہے ہو۔ اب اپنے کھانے پینے کی چیزوں کو دیکھو کہ وہ ذرا نہیں سڑیں"

قرآن کریم میں عدد دو سو (200)کا تذکرہ:

دو سو(مائتین)کا عدد قرآن کریم میں دو مرتبہ (سورۃ الانفال کی آیات 56 اور 66) میں ذکر ہوا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِن يَكُن مِّنكُمۡ عِشۡرُونَ صَٰبِرُونَ يَغۡلِبُواْ مِاْئَتَيۡنِ ([76])

"اگر تمہارے بیس آدمی ایسے ہوں گے جو ثابت قدم رہنے والے ہوں تو وہ دو سو پر غالب آجائیں گے۔ "

قرآن مجید میں ایک ہزار (1000)کے عدد کا ذکر:

عربی میں ایک ہزار کے لیے لفظ "الف "ہمزہ کے فتحہ کے ساتھ مقرر ہے۔ جو دس دفعہ سو کی تعداد یعنی ایک ہزار کے لیے مستعمل عدد اور مفرد ہے۔ اس کی جمع عربی زبان میں "آلاف یا الوف" آتی ہے۔([77]) قرآن کریم میں ایک ہزار کی عدد کا تذکرہ سات(7)مرتبہ ہوا ہے۔ چھ مرتبہ مرفوع صورت میں اور ایک مرتبہ منصوب صورت میں۔ مثلاً:

وَلَتَجِدَنَّهُمۡ أَحۡرَصَ ٱلنَّاسِ عَلَىٰ حَيَوٰةٖ وَمِنَ ٱلَّذِينَ أَشۡرَكُواْۚ يَوَدُّ أَحَدُهُمۡ لَوۡ يُعَمَّرُ أَلۡفَ سَنَةٖ وَمَا هُوَ بِمُزَحۡزِحِهِۦ مِنَ ٱلۡعَذَابِ أَن يُعَمَّرَۗ وَٱللَّهُ بَصِيرُۢ بِمَا يَعۡمَلُونَ ([78])

"یقیناً تم ان لوگوں کو پاؤ گے کہ انھیں زندہ رہنے کی حرص دوسرے تمام انسانوں سے زیادہ ہے، یہاں تک کہ مشرکین سے

بھی زیادہ۔ ان میں سے ایک ایک شخص یہ چاہتا ہے کہ ایک ہزار سال عمر پائے، حالانکہ کسی کا بڑی عمر پالینا اسے عذاب سے دور نہیں کر سکتا۔ اور یہ جو عمل بھی کرتے ہیں اللہ اسے اچھی طرح دیکھ رہا ہے"

وَإِن يَكُن مِّنكُم مِّائَةٌ يَغْلِبُوٓاْ أَلْفًا مِّنَ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُونَ ([79])

"اور اگر تمھارے سو آدمی ہوں گے تو وہ کافروں کے ایک ہزار پر غالب آجائیں گے۔ کیوں کہ وہ ایک ایسی قوم ہے جو سمجھ نہیں رکھتی۔"

قرآن مجید میں عدد دو ہزار (2000) کا تذکرہ:

عدد دو ہزار، قرآن کریم میں صرف ایک مقام سورۃ الانفال آیت نمبر 66 میں ذکر ہوا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَإِن يَكُن مِّنكُمْ أَلْفٌ يَغْلِبُوٓاْ أَلْفَيْنِ بِإِذْنِ ٱللَّهِ ۗ وَٱللَّهُ مَعَ ٱلصَّٰبِرِينَ ([80])

"اور اگر تمہارے ایک ہزار آدمی ہوں تو وہ اللہ کے حکم سے دو ہزار پر غالب آجائیں گے، اور اللہ ثابت قدم رہنے والوں کے ساتھ ہے"

قرآن مجید میں عدد تین ہزار (3000) کا تذکرہ:

عدد تین ہزار کا تذکرہ بھی قرآن کریم میں صرف ایک مقام سورۃ آل عمران آیت نمبر 124 میں ہوا ہے۔

إِذْ تَقُولُ لِلْمُؤْمِنِينَ أَلَن يَكْفِيَكُمْ أَن يُمِدَّكُمْ رَبُّكُم بِثَلَٰثَةِ ءَالَٰفٍ مِّنَ ٱلْمَلَٰٓئِكَةِ مُنزَلِينَ ([81])

"جب (بدر کی جنگ میں) تم مومنوں سے کہہ رہے تھے کہ: کیا تمہارے لیے یہ بات کافی نہیں ہے؟ کہ تمھارا پروردگار تین ہزار فرشتے اتار کر تمھاری مدد کو بھیج دے۔"

قرآن مجید میں عدد پانچ ہزار (5000) کا تذکرہ:

پانچ ہزار کا عدد بھی قران کریم میں صرف ایک مقام پر ذکر ہوا ہے۔ سورۃ آل عمران میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

بَلَىٰٓ ۚ إِن تَصْبِرُواْ وَتَتَّقُواْ وَيَأْتُوكُم مِّن فَوْرِهِمْ هَٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُم بِخَمْسَةِ ءَالَٰفٍ مِّنَ ٱلْمَلَٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِينَ ([82])

"ہاں! بلکہ اگر تم صبر اور تقوی اختیار کرو اور وہ لوگ اپنے اسی ریلے میں اچانک تم تک پہنچ جائیں تو تمھارا پروردگار پانچ ہزار فرشتے تمھاری مدد کو بھیج دے گا جنہوں نے اپنی پہچان نمایاں کی ہوئی ہو گی"

قرآن مجید میں عدد پچاس ہزار (50000) کا تذکرہ:

پچاس ہزار کا عدد قرآن کریم میں سورۃ المعارج میں ایک مرتبہ ذکر ہوا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

تَعْرُجُ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ وَٱلرُّوحُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُۥ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ ([83])

"فرشتے اور روح القدس اس کی طرف ایک ایسے دن میں چڑھ کر جاتے ہیں جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے"

قرآن مجید میں عدد ایک لاکھ (100000) کا ذکر:

قرآن کریم نے اکائی دہائی اور سینکڑہ کی طرح لاکھ کا تصور بھی موجود ہے اور ایک لاکھ کا عدد ذکر کرکے اس کی نشاندہی

فرمائی گئی ہے۔ قرآن کریم میں ایک لاکھ کا عدد صرف ایک مقام پر وارد ہوا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَأَرۡسَلۡنَٰهُ إِلَىٰ مِاْئَةِ أَلۡفٍ أَوۡ يَزِيدُونَ ([84])

"اور ہم نے انہیں ایک لاکھ، بلکہ اس سے بھی زیادہ لوگوں کے پاس پیغمبر بنا کر بھیجا تھا"

قرآن مجید میں کسور (Fractions) کا تصور:

کسور کسر کی جمع ہے اور کسر کے لفظی معانی توڑنے کے، نقص، شکستگی اور کم کرنے کے ہیں۔ علم ریاضی میں اس سے مراد اکائی کا نامکمل حصہ یا ہندسے کا نامکمل حصہ جیسے چوتھائی حصہ، نصف، دو تہائی، پانچواں حصہ وغیرہ ہوتا ہے۔([85]) انگریزی میں کسور کے لیے (Fractions) کی اصطلاح استعمال کی جاتی ہے۔ علم ریاضی میں عام طور پر کسر کے ایک ہندسے کو ایک خط کے اوپر اور دوسرے ہندسے کو اس خط کے نیچے درج کیا جاتا ہے مثلاً: $1/2$، $1/4$، $1/3$، $1/5$ وغیرہ۔ کسر میں خط کے اوپر درج ہندسے کو شمار کنندہ (Numerator) جب کہ نیچے والے ہندسے کو نسب نما (Denominator) کہا جاتا ہے۔ قرآن کریم نے مختلف کسور کا تصور بھی بڑے دلچسپ انداز میں پیش کیا ہے۔

قرآن مجید میں نصف (1/2) کا تصور:

آدھا (1/2) وہ ناقابل واپسی حصہ ہے جو ایک کو دو (2) سے تقسیم کرنے کے نتیجے میں حاصل ہوتا ہے یا کسی بھی عدد کو اس کے دوہرے عدد سے تقسیم کرنے کے نتیجے میں نکلنے والے عدد کو نصف، ادھا کہتے ہیں۔ نصف کو دو برابر حصوں میں تقسیم ہونے والی چیز کا ایک حصہ بھی کہا جا سکتا ہے۔ علامتی طور پر ریاضی میں اس کو (1/2) کی صورت میں لکھا جاتا ہے۔ عربی میں اس کے لیے "النصف" کا لفظ مستعمل ہے۔ قرآن کریم میں لفظ "نصف" بغیر ہائے ضمیر کے پانچ (5) مرتبہ اور ہائے ضمیر کے ساتھ دو (2) مرتبہ ذکر ہوا ہے۔

وَلَكُمۡ نِصۡفُ مَا تَرَكَ أَزۡوَٰجُكُمۡ إِن لَّمۡ يَكُن لَّهُنَّ وَلَدٞ ([86])

"اور تمھاری بیویاں جو ترکہ چھوڑیں تو اس کا آدھا حصہ تمہارا ہے، بشرطیکہ ان کی کوئی اولاد (زندہ) نہ ہو"

قُمِ ٱلَّيۡلَ إِلَّا قَلِيلٗا۔ نِّصۡفَهُۥٓ أَوِ ٱنقُصۡ مِنۡهُ قَلِيلًا ([87])

"رات کا تھوڑا حصہ چھوڑ کر باقی رات میں (عبادت کے لیے) کھڑے ہو جایا کرو۔ رات کا آدھا حصہ یا آدھے حصے سے کچھ کم کر لو۔"

قرآن کریم میں تہائی یا ایک تہائی (1/3) کے عدد کا تصور:

تہائی کسی چیز کے تین حصوں میں سے ایک حصے کو کہتے ہیں۔ عربی میں اس کے لیے "الثلث" کا لفظ متعین ہے۔ قرآن کریم میں "ثلث" کا عدد بغیر ضمیر کے دو مرتبہ اور ضمیر کے ساتھ ایک بار ذکر ہوا ہے۔

فَإِن لَّمۡ يَكُن لَّهُۥ وَلَدٞ وَوَرِثَهُۥٓ أَبَوَاهُ فَلِأُمِّهِ ٱلثُّلُثُ ([88])

"اور اگر اس (مردے) کی کوئی اولاد نہ ہو اور اس کے والدین ہی اس کے وارث ہوں تو اس کی ماں تہائی حصے کی حق دار

ہے۔"

إِنَّ رَبَّكَ يَعۡلَمُ أَنَّكَ تَقُومُ أَدۡنَىٰ مِن ثُلُثَيِ ٱلَّيۡلِ وَنِصۡفَهُۥ وَثُلُثَهُۥ وَطَآئِفَةٞ مِّنَ ٱلَّذِينَ مَعَكَۚ وَٱللَّهُ يُقَدِّرُ ٱلَّيۡلَ وَٱلنَّهَارَ([89])

"یقیناً تیرا رب جانتا ہے کہ کبھی دو تہائی رات، تو کبھی آدھی رات اور کبھی ایک تہائی رات کے (تہجد کی نماز کے لیے) کھڑے ہوتے ہو، اور تمہارے ساتھیوں میں سے بھی ایک جماعت (ایسا ہی کرتی ہے) اور رات اور دن کی ٹھیک ٹھیک مقدار اللہ ہی مقرر فرماتا ہے"

قرآن مجید میں چوتھائی (1/4) کے عدد کا تصور:

کسی چیز کو چار حصوں میں بانٹ کر اس کے چوتھے حصے کو چوتھائی کہتے ہیں جس کے لیے عربی میں "الربع" کی اصطلاح مقرر ہے۔ علم ریاضی میں چوتھائی حصے کی نشاندہی (1/4) کی صورت میں بھی کیا جاتا ہے۔ قرآن کریم میں یہ عدد دو مقامات پر ذکر کیا گیا ہے۔

فَإِن كَانَ لَهُنَّ وَلَدٞ فَلَكُمُ ٱلرُّبُعُ مِمَّا تَرَكۡنَۚ مِنۢ بَعۡدِ وَصِيَّةٖ يُوصِينَ بِهَآ أَوۡ دَيۡنٖ ([90])

"اور اگر ان کی اولاد ہو تو اس وصیت پر عمل کرنے کے بعد جو انہوں نے کی ہو، اور ان کے قرض کی ادائیگی کے بعد تمہیں ان کے ترکے کا چوتھائی حصہ ملے گا۔"

قرآن مجید میں خمس (1/5) کے عدد کا تصور:

"الخُمْسُ" خاء کے ضمہ کے ساتھ کسی چیز کے پانچویں حصہ کو کہتے ہیں۔ جس کے لیے ریاضی میں (1/5) کا عدد متعین کیا گیا ہے۔ قرآن کریم میں صرف ایک مقام پر سورۃ الانفال میں پانچویں حصے کا ذکر ہائے ضمیر کے ساتھ (خُمْسُه) کے لفظ کے ساتھ کیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَٱعۡلَمُوٓاْ أَنَّمَا غَنِمۡتُم مِّن شَيۡءٖ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُۥ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي ٱلۡقُرۡبَىٰ وَٱلۡيَتَٰمَىٰ وَٱلۡمَسَٰكِينِ وَٱبۡنِ ٱلسَّبِيلِ ([91])

"اور (مسلمانو) یہ بات اپنے علم میں لے آؤ کہ تم جو کچھ مال غنیمت حاصل کرو اس کا پانچواں حصہ اللہ اور رسول اور ان کے قرابت داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کا حق ہے (جس کی ادائیگی تم پر واجب ہے)"

قرآن مجید میں سدس (1/6) کے عدد کا تصور:

"السُّدُس" چھٹے حصے کو کہتے ہیں اس کی جمع "أسداس" ہے۔ قرآن کریم میں سدس کے عدد کا تذکرہ تین مقامات پر ہوا ہے۔

فَلِكُلِّ وَٰحِدٖ مِّنۡهُمَا ٱلسُّدُسُۚ فَإِن كَانُوٓاْ أَكۡثَرَ مِن ذَٰلِكَ فَهُمۡ شُرَكَآءُ فِي ٱلثُّلُثِ([92])

"ان میں سے ہر ایک چھٹے حصے کا حق دار ہے، اور اگر وہ اس سے زیادہ ہوں، تو وہ سب ایک تہائی میں شریک ہوں گے"

قرآن مجید میں ثمن عدد(1/8) کا تصور

فَإِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ(47)

"اور اگر تمہاری کوئی اولاد ہو تو اس وصیت پر عمل کرنے کے بعد جو تم نے کی ہو اور تمہارے قرض کی ادائیگی کے بعد ان کو تمہارے ترکے کا آٹھواں حصہ ملے گا"

قرآن مجید میں دو تہائی (2/3) کے عدد کا تذکرہ:

دو تہائی کے لیے قرآن کریم میں تین طرح کے الفاظ ذکر ہوئی ہیں۔(الثلثان، ثلثا، الثلثی) دو تہائی کے لیے قرآن کریم کے ذکر کردہ یہ تینوں الفاظ قرآن کریم میں صرف ایک ایک مرتبہ ذکر ہوئے ہیں۔ مذکورہ تینوں الفاظ کی مثالیں حسب ذیل ہیں۔

فَإِن كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ ٱثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ (93)

"اور اگر (صرف) عورتیں ہی ہوں دو یا دو سے زیادہ تو مرنے والے نے جو کچھ چھوڑا ہو، انہیں اس کا دو تہائی حصہ ملے گا۔"

فَإِن كَانَتَا ٱثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا ٱلثُّلُثَانِ مِمَّا تَرَكَ(94)

"اور اگر بہنیں دو ہوں تو بھائی کے ترکے میں وہ دو تہائی کی حق دار ہوں گی۔"

إِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُومُ أَدْنَىٰ مِن ثُلُثَيِ ٱلَّيْلِ وَنِصْفَهُ(95)

"(اے پیغمبر!) تمہارا پروردگار جانتا ہے کہ تم دو تہائی رات کے قریب، اور کبھی آدھی رات (تہجد کی نماز کے لیے) کھڑے ہوتے ہو"

قرآن مجید میں دسویں حصہ (1/10) کے لیے مخصوص عدد کا تصور:

دسویں حصہ کے لیے قرآن میں لفظ "المعشار" مذکور ہے۔ اور "معشار" دس کے ایک جزو کو کہتے ہیں۔ یہ لفظ مفرد ہے اور اس کی جمع "معاشیر" آتی ہے۔(96) قرآن کریم میں دسویں حصے کا ذکر صرف ایک بار آیا ہے۔ ارشاد الٰہی ہے:

وَكَذَّبَ ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَمَا بَلَغُوا۟ مِعْشَارَ مَآ ءَاتَيْنَٰهُمْ فَكَذَّبُوا۟ رُسُلِى ۖ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ (97)

"اور ان سب سے پہلے لوگوں نے بھی (پیغمبروں) کو جھٹلایا تھا، اور یہ (عرب کے مشرکین) تو ان سازو سامان کے دسویں حصے کو بھی نہیں پہنچے ہیں جو ہم نے ان (پہلے لوگوں) کو دے رکھا تھا، پھر بھی انہوں نے میرے پیغمبروں کو جھٹلایا، تو (دیکھ لو کہ) میری دی ہوئی سزا کیسی (سخت) تھی"

قرآن مجید میں ریاضی کے بنیادی قواعد (Basic Arithmetic Operations) کا تذکرہ:

ان قواعد سے مراد ریاضی کے وہ چار بنیادی قواعد یا افعال ہیں جو اعداد کو لے کر اس کو دوسری شکل میں تبدیل کرتے ہیں اور اس سے ایک نیا عدد تشکیل دیتے ہیں۔ ریاضی کے یہ بنیادی قواعد جمع(Addition)، تفریق (Subtraction)، ضرب(Multiplication) اور تقسیم(Division) ہیں۔

قرآن مجید میں جمع(Addition)کا تصور:

جمع کسی ایک چیز کو کسی دوسری چیز میں شامل کرنے کو کہتے ہیں۔ ریاضی میں اس سے مراد دو یا دو سے زائد مقداروں کا کل حساب کرنا ہے۔ قرآن کریم میں جمع کے عمل کا تصور بھی موموجود ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَمَن لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَٰثَةِ أَيَّامٍ فِي ٱلْحَجِّ وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ(98)

"ہاں اگر کسی کے پاس اس کی طاقت نہ ہو تو وہ حج کے دنوں میں تین روزے رکھے اور سات (روز) اس وقت جب تم (گھروں کو) لوٹ جاؤ۔ اس طرح یہ کل دس روزے ہوں گے"

ضلع سوات کے ایک مشہور عالم مولانا خان بہادر مارتونگیؒ کے بقول قرآن کریم کی اس آیت سے علم حساب ثابت ہوتا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ: "اس آیت میں جمع کا تصور بھی موجود ہے۔ کیونکہ جب کوئی حاجی حج تمتع کرلے تو قرآن کریم کی اس آیت کے مطابق اسے چاہئے کہ دوران حج تین روزے رکھیں اور جب حج سے گھر واپس آئے تو گھر پر سات مزید روزے رکھے اس طرح کل دس روزے حج تمتع کی صورت میں اس پر لازم ہیں اور اس آیت میں منفی یا تفریق کا تصور بھی موجود ہے کیوں کہ متمتع کے لیے دس روزے رکھنا اس آیت کی رو سے لازم ہیں جب وہ دوران حج تین روزے رکھ لیتا ہے تو دس سے تین تفریق کرنے سے اس کے ذمے سات روزے باقی رہتے ہیں اور اس آیت میں ضرب کا تصور بھی موجود ہے کیوں کہ جب متمتع کے لیے دس روزے رکھنا لازم ہیں تو جب وہ روزانہ ایک روزہ رکھے تو ایک کو دس سے ضرب دینے سے دس دن میں دس روزے ہو جائیں گے اور اس سے تقسیم کا تصور اس طرح ثابت ہوتا ہے کہ جب یہ دس روزے دس دنوں پر تقسیم کرلیں تو روزانہ ایک روزہ اس پر لازم ہے۔ اور یہ جمع، تفریق، ضرب اور تقسیم علم حساب کے بنیادی قواعد ہی تو ہیں اس لیے اس آیت سے علم حساب کا جواز ثابت ہوتا ہے"(99)

قرآن مجید میں تفریق(Subtraction)کا تصور:

علم ریاضی میں یہ جمع کے برعکس عمل کو کہتے ہیں جس میں کسی نمبر یا رقم کو دوسرے نمبر یا رقم سے دور، الگ یا منہا کیا جاتا ہے۔ تفریق کے تصور کا ثبوت قرآن کریم کی اس آیت سے معلوم ہوتا ہے۔

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِۦ فَلَبِثَ فِيهِمْ أَلْفَ سَنَةٍ إِلَّا خَمْسِينَ عَامًا فَأَخَذَهُمُ ٱلطُّوفَانُ وَهُمْ ظَٰلِمُونَ(100)

"اور ہم نے نوح کو ان کی قوم کے پاس بھیجا تھا، چنانچہ پچاس کم ایک ہزار سال تک وہ ان کے درمیان رہے، پھر ان کو طوفان نے آپکڑا، اور وہ ظالم لوگ تھے"

قرآن مجید میں ضرب(Multiplication)کا تصور:

ضرب کا مطلب کسی نمبر کو اتنی ہی بار دہرانا اور بڑھانا جتنی وہ دوسری اکائیاں ہوں جن کے ساتھ اس عدد یا نمبر کو ضرب دیا گیا ہو۔ بہ الفاظ دیگر تعداد یا مقدار میں زیادتی یا اضافے کے عمل کو ضرب کہتے ہیں۔ قرآن کریم میں نیکی کے اجر کے لیے جو مثال دی گئی ہے اس میں ضرب کا تصور موجود ہے۔

مَّثَلُ ٱلَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَٰلَهُمْ فِي سَبِيلِ ٱللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنۢبُلَةٍ مِّاْئَةُ حَبَّةٍ وَٱللَّهُ

يُضَٰعِفُ لِمَن يَشَآءُۚ وَٱللَّهُ وَٰسِعٌ عَلِيمٌ ([101])

"جو لوگ اللہ کے راستے میں اپنے مال خرچ کرتے ہیں ان کی مثال ایسی ہے جیسے ایک دانہ سات بالیں اگائے (اور) ہر بالی میں سو دانے ہوں اور اللہ جس کے لیے چاہتا ہے (ثواب میں) کئی گنا اضافہ کر دیتا ہے۔ اللہ بہت وسعت والا (اور) بڑے علم والا ہے"

قرآن مجید میں تقسیم (Division) کا تصور:

کسی چیز کو الگ الگ حصوں میں تقسیم کرنے کا عمل یا کسی چیز کو بانٹنے کا عمل یا نتیجہ تقسیم کہلاتا ہے۔ تقسیم کا تصور بھی قرآن کریم میں موجود ہے۔ قرآن کریم کی تین آیات (سورۃ النساء آیات: 11، 12 اور 176) میں میراث کے تقسیم کے تفصیلی احکام ذکر کیے گئے ہیں۔ جن میں میت کے ترکہ کو مستقل اور غیر مستقل دونوں طرح کے ورثاء میں تقسیم کرنے کا طریقہ بتایا گیا ہے۔([102])

خلاصہ بحث:

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے اس کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے خود لیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر دور میں اس کی حفاظت ہوتی چلی آرہی ہے۔ اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں سینکڑوں مقامات پر کائنات میں غور و فکر کرنے اور اس میں پوشیدہ رازوں سے اگاہی کی ہے۔ اگر ہم قرآنی آیات میں جابجا بکھرے ہوئے سائنسی حقائق پر غور و فکر کریں تو صحیح معنوں میں قرآنی علوم کے نور سے فیضیاب ہوسکتے ہیں۔ قرآن مجید ایک ایسا منبع علوم ہے جو ہمہ جہت ہونے کے علاوہ تمام علوم کا جامع بھی ہے۔ قرآن حکیم کے علاوہ کوئی الہامی کتاب بیک وقت ان خاصیتوں کی حامل نہیں ہوسکتی۔ مزید برآں قرآن حکیم خود اپنی آیات کو بہتر طور پر سمجھنے کے لیے سائنسی بنیادوں پر غور و فکر کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔ قرآن کریم میں مذکور علوم سے ہر کوئی اپنی سوچ اور صلاحیت کے مطابق استفادہ حاصل کرتا ہے۔ قرآن مجید اگرچہ سائنس کی کتاب نہیں ہے، لیکن اس کے باوجود اس میں تمام دنیاوی اور اخروی علوم سے متعلق تصورات موجود ہیں۔ اور قرآن کریم میں ان مختلف علوم اور ان سے متعلق مختلف بنیادی تصورات کی طرف ترغیب دی گئی ہے۔ اور قرآن کریم میں ان مختلف علوم اور ان سے متعلق مختلف بنیادی تصورات کی طرف ترغیب دی گئی ہے۔ قرآن کریم میں مذکور انہی علوم میں سے ایک علم، علم ریاضی بھی ہے جس سے متعلق بعض بنیادی تصورات کا تذکرہ قرآن کریم میں موجود ہیں۔

نتائج البحث:

1. علم ریاضی بھی دیگر علوم کی طرح ایک اہم اور ضروری علم ہے۔
2. اس علم کی اہمیت کے پیش نظر دیگر اقوام کی طرح مسلمانوں نے بھی کافی خدمات سرانجام دی ہیں۔
3. قرآن کریم میں عدد و حساب اور علم ریاضی کے بنیادی تصورات مثلاً (جمع، منفی، ضرب اور تقسیم وغیرہ) کا تذکرہ موجود ہے۔
4. دنیا کے تمام انسانوں بالخصوص مسلمانوں کو قرآن کا مطالعہ کرنے کی ضرورت ہے۔ کیوں کہ یہ دنیا کی وہ واحد کتاب ہے

جو نہ صرف آخرت سے متعلق رہنمائی فراہم کرتی ہے بلکہ دنیا کے تمام مسائل کا حل بھی پیش کرتے ہے اس لیے ضروری ہے کہ اس کتاب کو صرف آخرت کی کتاب تصور نہیں کرنا چاہیئے بلکہ دنیا کے مشکلات سے نکلنے کے لیے اس کی طرف رجوع کرنے کی ضرورت ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حواشی و حوالہ جات

[1] ۔الحجر، الآیہ: 9

Al Hijr, Al Āyah: 9

[2] ۔ابراہیم مصطفیٰ، احمد زیات، حامد عبدالقادر، المعجم الوسیط، دارالدعوۃ، قاہرہ، 1400ھ، ج2، ص997، مادہ: ھندس

Ibrahim Mustafa, Ahmad Ziyat, Hamid Abdul Qadir, Al-Mu'jam Al-Wasit, Dar Al-Da'wah, Cairo, 1400 H, Vol. 2, P: 997

[3] . *John Hutchinson, An introduction to contemporary Mathematics, Australian National University,21 March 2010 , P:3*

[4] *- DR.R. Jayanthi, "Mathematics in society Development- A Study," IRE Journals, Sep 2019, Vol: 3, Issue: 3, P:60*

[5] *- Ibid, P:63*

[6] ۔بلیاوی، ابوالفضل عبدالحفیظ، مولانا، مصباح اللغات، مکتبہ قدوسیہ، لاہور، 1999ء، ص894، مادہ: وحد

Balyawi, Abu Al-Fadl Abdul Hafiz, Mawlanaa, Misbaah Al-Lughaat, Maktabah Qudusiyyah, Lahore, 1999, P: 894

[7] ۔ابراہیم مصطفیٰ، احمد الزیات، حامد عبدالقادر، المعجم الوسیط، دارالدعوۃ، استنبول، 1989ء، ج2، ص1017، باب الواو

Ibrahim Mustafa, Ahmad Ziyat, Hamid Abdul Qadir, Al-Mu'jam Al-Wasit, Dar Al-Da'wah, Istanbul, 1989, Vol. 2, P: 1017

[8] ۔عبدالباقی، محمد فؤاد، المعجم المفھرس لالفاظ القرآن الکریم، مطبعۃ دارالکتب المصریۃ، قاہرہ، 1364ھ، ص845، مادہ: وحد

Abdul Baqi, Muhammad Fuad, Al-Mu'jam Al-Mufahras Li Alfaz Al-Quran Al-Karim, Matba'ah Dar Al-Kutub Al-Misriyyah, Cairo, 1364 H, P: 845

[9] ۔الاسراء، الآیہ: 46

Al Israa', Al Āyah: 46

[10] ۔النحل، الآیہ: 22

AL Nahl, Al Āyah: 22

[11]۔ الفرقان، الآیہ: 14

Al Furqaan, Al Āyah: 24

[12]۔ النساء، الآیہ: 1

Al Nisaa', Al Āyah: 1

[13]۔ المعجم الوسیط، ج1، ص101، باب الثاء

Al-Mu'jam Al-Wasit, Vol. 1, P: 101

[14]۔ بلیاوی، مصباح اللغات، ص99، مادہ: ثنی

Balyawi, Misbaah Al-Lughaat, P: 99

[15]۔ المعجم المفہرس لالفاظ القرآن الکریم، ص161، 162، مادہ: ثنی

Al-Mu'jam Al-Mufahras Li Alfaz Al-Quran Al-Karim, P: 161-162

[16]۔ التوبۃ، الآیہ: 36

Al Tawbah, Al Āyah: 36

[17]۔ المائدۃ، الآیہ: 106

Al Maa'idah, Al Āyah: 106

[18]۔ التوبۃ، الآیہ: 40

Al Tawbah, Al Āyah: 40

[19]۔ البقرۃ، الآیہ:60

Al Baqarh, Al Āyah: 60

[20]۔ الاعراف، الآیہ: 160

Al A'raaf, Al Āyah: 160

[21]۔ الغافر، الآیہ: 11

Al Ghaafir, Al Āyah: 11

[22]۔ السبا، الآیہ: 46

Al Sabaa, Al Āyah: 46

[23]۔ عبدالحمید، احمد مختار، معجم اللغۃ العربیۃ المعاصرۃ، عالم الکتب، قاہرہ، 1429ھ- 2008ء، ج1، ص323، مادہ: ثلث

Abdul Hamid, Ahmad Mukhtar, Mu'jam Al-Lughat Al-Arabiyya Al-Mu'asira, Alam Al-Kutub, Cairo, 1429 H - 2008, Vol. 1, P: 323

[24]۔ المعجم المفہرس لالفاظ القرآن الکریم، ص159، 160، مادہ: ثلث

Al-Mu'jam Al-Mufahras Li Alfaz Al-Quran Al-Karim, P: 159-161

[25]۔ مریم، الآیہ: 10

Maryam, Al Āyah: 10

[26]۔ المعجم المفہرس لالفاظ القرآن الکریم، ص159، 160، مادہ: ثلث

Al-Mu'jam Al-Mufahras Li Alfaz Al-Quran Al-Karim, P: 159, 160

[27]۔ النساء، الآیہ: 171

Al Nisaa', Al Āyah: 171

[28]۔ المعجم المفہرس لالفاظ القرآن الکریم، ص159، 160، مادہ: ثلث

Al-Mu'jam Al-Mufahras Li Alfaz Al-Quran Al-Karim, P: 159, 160

[29]۔ فاطر، الآیہ: 1

Faatir, Al Āyah: 1

[30]۔ معجم اللغۃ العربیۃ المعاصرۃ، ج2، ص848، مادہ: ربع

Mu'jam Al-Lughah Al-Arabiyyah Al-Mu'asirah, Vol. 2, P: 848

[31]۔ ابن منظور، محمد بن مکرم الافریقی۔ لسان العرب، دار صادر، بیروت، 1417ھ - 1997ء، ج8، ص99، مادہ: ربع

Ibn Manzur, Muhammad bin Mukram Al-Afriqi, Lisan Al-Arab, Dar Sader, Beirut, 1417 H - 1997, Vol. 8, P: 99

[32]۔ النساء، الآیہ: 12

Al Nisaa', Al Āyah: 12

[33]۔ النساء، الآیہ: 3

Al Nisaa', Al Āyah: 3

[34]۔ النور، الآیہ: 6

Al Noor, Al Āyah: 6

[35]۔ البقرۃ، الآیہ: 226

Al Baqarh, Al Āyah: 226

[36]۔ معجم اللغۃ العربیۃ المعاصرۃ، ج1، ص698، مادہ: خمس

Mu'jam Al-Lughah Al-Arabiyyah Al-Mu'asirah, Vol. 1, P: 698

[37]۔ بلیاوی، مصباح اللغات، ص215، مادہ: خمس

Balyawi, Misbaah Al-Lughaat P: 215

[38]۔ المعجم المفہرس لالفاظ القرآن الکریم، ص245، مادہ: خمس

Al-Mu'jam Al-Mufahras Li Alfaz Al-Quran Al-Karim, P: 245

[39]۔ الکھف، الآیہ: 22

Al Kahf, Al Āyah: 22

[40]۔ المعجم الوسیط، ج1، ص416، باب السین

Al-Mu'jam Al-Wasit, Vol. 1, P: 416

[41]۔ بلیاوی، مصباح اللغات، ص346، مادہ: ست

Balyawi, Misbaah Al-Lughaat P: 346

[42]۔ المعجم المفہرس لالفاظ القرآن الکریم، ص344، مادہ: ست

Al-Mu'jam Al-Mufahras Li Alfaz Al-Quran Al-Karim, P: 344

[43]۔ الاعراف، الآیہ: 54

Al A'raaf, Al Āyah: 54

[44]۔ لسان العرب، ج8، ص146، مادہ: سبع

Lisaan Al-'Arab, Vol. 8, P: 146

[45]۔ النباء، الآیہ: 12

Al Nbaa', Al Āyah: 12

[46]۔ الحجر، الآیہ: 44

Al Hijr, Al Āyah: 44

[47]۔ معجم اللغۃ العربیۃ المعاصرۃ، ج1، ص329، مادہ: ثمن

Mu'jam Al-Lughah Al-Arabiyyah Al-Mu'asirah, Vol. 1, P:329

[48]۔ المعجم المفہرس لالفاظ القرآن الکریم، ص161، مادہ: ثمن

Al-Mu'jam Al-Mufahras Li Alfaz Al-Quran Al-Karim, P: 161

[49]۔ القصص، الآیہ: 27

Al Qasas, Al Āyah: 27

[50]۔ الزمر، الآیہ: 6

Al Zumar, Al Āyah: 6

[51]۔ المعجم المفہرس لالفاظ القرآن الکریم، ص153، مادہ: تسع

Al-Mu'jam Al-Mufahras Li Alfaz Al-Quran Al-Karim, P: 153

[52]۔ النمل، الآیہ: 48

Al Naml, Al Āyah: 48

[53]۔ الکھف، الآیہ: 25

Al Kahf, Al Āyah: 25

[54]۔ الاسراء، الآیہ: 101

AL Israa', Al Āyah: 101

[55]۔ معجم اللغۃ العربیۃ المعاصرۃ، ج2، ص1501، مادہ: عشر

Mu'jam Al-Lughah Al-Arabiyyah Al-Mu'asirah, Vol. 2, P: 1501

[56]۔ المعجم المفہرس لالفاظ القرآن الکریم، ص162، مادہ: عشر

Al-Mu'jam Al-Mufahras Li Alfaz Al-Quran Al-Karim, P: 162

[57]۔ الانعام، الآیہ: 160

fAl An'aam, Al Āyah: 160

[58]۔ البقرۃ، الآیہ: 234

Al Baqarh, Al Āyah: 234

[59]۔ البقرۃ، الآیہ: 196

Al Baqarh, Al Āyah: 196

[60]۔ یوسف، الآیہ: 4

Yūsuf, Al Āyah: 4

[61]۔ التوبۃ، الآیہ: 36

Al Tawbah, Al Āyah: 36

[62]۔ المائدۃ، الآیہ: 12

Al Maa'idah, Al Āyah: 12

[63]۔ البقرۃ، الآیہ: 60

Al Baqarh, Al Āyah: 60

[64]۔ المدثر، الآیہ: 30

Al Muddaththir, Al Āyah: 30

[65]۔ الانفال، الآیہ: 65

Al ANfaal, Al Āyah: 65

[66]۔ الاحقاف، الآیہ:15

Al Ahqaaf, Al Āyah: 15

[67]۔ الاعراف، الآیہ: 142

Al A'raaf, Al Āyah: 142

[68]۔ البقرۃ، الآیہ: 51

Al Baqarh, Al Āyah: 51

[69]۔ العنکبوت، الآیہ: 14

Al 'Anakabūt, Al Āyah: 14

[70]۔ المجادلۃ، الآیہ: 4

Al Mujaadalah, Al Āyah: 4

[71]۔ الحاقۃ، الآیہ: 32

Al Haaqqah, Al Āyah: 32

[72]۔ النور، الآیہ: 4

Al Nūr, Al Āyah: 4

[73]۔ ص، الآیہ: 23

Saad, Al Āyah: 23

[74]۔ المعجم الوسیط، ج2، ص852، باب المیم

Al-Mu'jam Al-Wasit, Vol. 2, P: 852

[75]۔ البقرۃ، الآیہ:259

Al Baqarh, Al Āyah: 259

[76]۔ الانفال، الآیہ:65

Al Anfaal, Al Āyah: 65

[77]۔ المعجم الوسیط، ج1، ص24، باب الہمزۃ

Al-Mu'jam Al-Wasit, Vol. 1, P: 24

[78]۔ البقرۃ، الآیہ: 96

Al Baqarh, Al Āyah: 96

[79]۔ الانفال، الآیہ:65

Al Anfaal, Al Āyah: 65

[80]۔ ایضاً، الآیہ:66

Al Anfaal, Al Āyah: 66

[81]۔ آل عمران، الآیہ:124

Āl Imraan, Al Āyah: 124

[82]۔ ایضاً، الآیہ:125

Ibid, Al Āyah: 125

[83]۔ المعارج، الآیہ:4

Al Ma'aarij, Al Āyah: 4

[84]۔ الصافات، الآیہ:147

Al Saaffaat, Al Āyah: 147

[85]۔ المعجم الوسیط، ج2، ص787، باب الکاف

Al-Mu'jam Al-Wasit, Vol. 2, P: 787

[86]۔ النساء، الآیہ:12

Al Nisaa', Al Āyah: 12

[87]۔ المزمل، الآیہ:2، 3

Al Muzzammil Al Āyah: 2,3

[88]۔ النساء، الآیہ:11

Al Nisaa', Al Āyah: 11

[89]۔ المزمل، الآیہ:20

Al Muzzammil Al Āyah: 20

[90]۔ النساء، الآیہ:12

Al Nisaa', Al Āyah: 12

[91]۔ الانفال، الآیہ: 41

Al Anfaal, Al Āyah: 41

[92]۔ النساء، الآیہ:12

Al Nisaa', Al Āyah: 12

[93]۔ النساء، الآیہ:11

Al Nisaa', Al Āyah: 11

[94]۔ النساء، الآیہ:176

Al Nisaa', Al Āyah: 176

95۔ المزمل، الآیہ:20

Al Muzzammil Al Āyah: 20

96۔ المعجم الوسیط، ج2، ص602، باب العین

Al-Mu'jam Al-Wasit, Vol. 2, P:602

97۔ سباء، الآیہ:45

Sabaa, Al Āyah: 45

98۔ البقرۃ، الآیہ:196

Al Baqarh, Al Āyah: 196

99۔ چارباغی، عبداللہ، شیخ الحدیث، ملفوظات مشائخ و متفرقات، کالج بکسیلرز، سوات، ص38

Chaarbaaghi, Abdullah, Sheikh Al-Hadith, Malfuzaat Mashaayikh wa Mutafarriqaat, College Bakhshils, Swat, P: 38

100۔ العنکبوت، الآیہ:14

Al 'Anakbūt, Al Āyah: 14

101۔ البقرۃ، الآیہ:261

Al Baqarh, Al Āyah: 261

102۔ النساء، الآیہ:11، 12، 176

Al Nisaa', Al Āyah: 11, 12, 176